جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی و دینی مجلّہ

ماہنامہ

احمدیہ گزٹ
کینیڈا

ٹورانٹو
کینیڈا

فروری ۲۰۰۵ء
جلد ۳۴ ، شمارہ ۲

خصوصی شمارہ
مصلح موعود

دورہ یورپ کی ایک یادگار تصویر

دائیں سے بائیں:

حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب،

تبلیغ 1384 ھش
فروری 2005ء
جلد نمبر 34 شمارہ 2

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

نگران
مولانا نسیم مہدی
امیر و مشنری انچارج
مدیر اعلیٰ
حسن محمد خان عارف
مدیر
ہدایت اللہ ہادی
ڈیزائن سرورق
نبیل احمد رانا
تکنیکی معاون
محمد سلطان ظفر
معاونین
فوزیہ بٹ، شفیق اللہ
اور بعض دوسرے
مینیجر
عبد الوکیل خلیفہ
پرنٹرز
برادرز پرنٹنگ و فضل عمر پریس
پریس فوٹوگرافر
بشیر احمد ناصر

فہرست مضامین

☆ قرآن مجید 2
☆ حدیث النبی ﷺ 2
☆ پیشگوئی مصلح موعود 3
☆ خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4
آنحضرت ﷺ کی سیرۃ اور شمائل کے مختلف پہلوؤں کا دلکش اور ایمان افروز تذکرہ
☆ در مدح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ از مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب مرحوم 5
☆ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک رؤیا اور جماعت احمدیہ کے فرائض 6
☆ قرعہ اندازی اور لاٹری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ترین ارشاد 8
☆ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محیر العقول سیاسی بصیرت از مولانا دوست محمد شاہد صاحب 9
☆ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں از حضرت صاحبزادی بی بی امۃ القدوس صاحبہ 14
☆ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ وفات پا گئیں۔ 15
☆ دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا از مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب 16
☆ ٹورانٹو میں نماز عید الاضحیٰ : رپورٹ نمائندہ خصوصی مکرم محمد اکرم یوسف صاحب 23
☆ اور بعض دیگر اعلانات 24

سرِ ورق: تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ورودِ مسعود

قرآن مجید

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ
وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ
مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۞ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِا
لْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ
بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۞ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا
قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ
مُشْرِكِينَ ۞ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا
رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي
عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۞

پس کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟ وہ ان سے تعداد میں بڑھ کر تھے۔ اور قوت کے اعتبار سے، نیز زمین میں عظمت کے نشان کے چھوڑنے کے لحاظ بھی زیادہ شدید تھے۔ پھر وہ کسب ان کے کام نہ آئے جو وہ کیا کرتے تھے

پس جب ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلے کھلے نشان لے کر آئے تو وہ اسی علم پر شاداں رہے جو ان کے پاس تھا۔ اور اس کو اسی بات نے گھیر لیا جس کا وہ تمسخر اڑایا کرتے تھے۔

پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہا ہم اللہ پر جو واحد ہے ایمان لائے ہیں اور ان سب باتوں کا انکار کرتے ہیں جن سے ہم اس کا شریک ٹھہرایا کرتے تھے۔

پس ان کا ایمان اس وقت انہیں کچھ فائدہ نہ دے سکا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔ اللہ کی اس سنت کے طور پر جو اس کے بندوں کے تعلق میں گزر چکی ہے۔ اور اس وقت کافروں نے بڑا نقصان اٹھایا۔

(سورۃ المؤمن ۴۰: ۸۳-۸۶)

حدیث ﷺ

— عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ، وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ، إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب ینظر الی من ھو اسفل منہ' مسلم کتاب الزھد)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ کا ہے اور کم وسائل والا ہے۔ لیکن اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر اور اچھی حالت میں ہے۔ یہ بھی شکر کا ایک انداز ہے۔

چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی
اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

(کشتی نوح)

پیش گوئی مصلح موعود

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 20 فروری 1886 کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ''مصلح موعود'' کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

'' بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزوجل خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفی ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے، تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ **مظهر الاول و الآخر۔ مظهر الحق و العلاء كان الله نزل من السماء۔** جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ **و کان امراً مقضیاً۔** ''

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 100-101)

خلاصہ خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ اور شمائل کے مختلف پہلوؤں کا دلکش اور ایمان افروز تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ آنحضرت ﷺ اپنی تعلیم اور عمل میں اعلیٰ اخلاق پر قائم ہیں۔

قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے آپؐ کے اسوہ حسنہ اور اعلیٰ اخلاق کی پیروی کرنی ضروری ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ فروری ۲۰۰۵ء، مسجد بیت الفتوح مورڈن، لندن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۵ فروری ۲۰۰۵ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ سیرت اور شمائل کے مختلف پہلوؤں کو نہایت دلکش انداز میں اجاگر کیا۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۲۲ کی تلاوت کے بعد فرمایا گزشتہ دو تین خطبات سے میں نے سیرت آنحضرت ﷺ کا مضمون شروع کیا ہوا ہے۔ جس کی فوری وجہ بعض معترضین اور مخالفین کے بے ہودہ الزامات تھے لیکن اب میرا خیال ہے کہ آپ کی سیرت اور شمائل کے مختلف پہلوؤں کو بیان کروں۔

پیارے نبی ﷺ کے عادات اطوار اور سیرت کا مضمون جہاں یقیناً ہم سب کے لئے باعث برکت اور ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث ہوگا وہاں غیروں کے سامنے سیرت نبوی ﷺ کی چند جھلکیاں بھی آجائیں گی۔ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

(سورۃ احزاب ۳۳:۲۲)

حضور انور نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ کا خوف رکھتا ہے اور اسے آخرت پر یقین ہے تو اسے لازماً نبی کریم ﷺ کے نمونہ کی پیروی کرنی ہوگی کیوں کہ یہ اعلیٰ نمونے اور اخلاق کی اعلیٰ مثالیں صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں ہی مل سکتی ہیں۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے کہ:

تو اپنی تعلیم اور اپنے عمل میں اعلیٰ درجے کے اخلاق پر قائم ہے۔

حضور انور نے فرمایا جس رسول کے خلق عظیم کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے گواہی دی اس کے اخلاق کے اعلیٰ معیار تک تمہاری عقل اور سوچ پہنچ ہی نہیں سکتی۔ ہمیں حکم ہے کہ اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ان اخلاق حسنہ کی پیروی کی کوشش کریں اور آپ کے نقش قدم پر چلیں۔ آنحضرت ﷺ نے خلق عظیم پر قائم ہونے کے باوجود اپنے آپ کو ایک عاجز بندہ ہی سمجھا۔ آپؐ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل وصورت خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق وعادات بھی اچھے بنا دے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی یہ دعا آپ کے خلق عظیم کو اور بلندیوں تک لے جاتی ہے اور بے اختیار دل سے درود وسلام نکلتا ہے۔ معترضین بتائیں کہ کیا انسانی تاریخ میں اس جیسا عاجزی کا پیکر کوئی نظر آتا ہے؟ آنحضرت ﷺ کی کوشش ہوتی کہ اللہ کے حکموں کے مطابق زندگی گزاریں اور اپنے آپ کو خدا کے اخلاق پر ڈھالیں اور پھر آپؐ نے یہ ثابت کر دکھایا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے۔

اور خود آپؐ نے فرمایا کہ: میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

حضور انور نے احادیث نبویہ کی روشنی میں حضرت نبی پاک ﷺ کی گھریلو زندگی، اخلاق وعدات، حسن کلام، حسن سلوک اور آپ کی پاکیزہ مجالس کی خوبصورتی کے متعدد دلکش واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر معاملے میں آپ کے خلق عظیم کی اتنی عظمت تھی کہ اس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا آپ کا ظاہر و باطنی حسن کا کوئی مقابلہ نہیں۔ صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا آپ کا چہرہ مبارک چاند کی مانند چمکتا تھا۔ آپ کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ نرم تھیں باوجودیکہ سخت جان تھے۔ آپؐ پردہ دار کنواری سے زیادہ حیادار تھے۔ آپ کی غذا سادہ تھی۔ آپ پر مصائب ومشکلات کا دور بھی آیا اور حکومت بھی اللہ نے آپ کو عطا فرمائی۔ ان ہر دو زمانوں میں آپؐ نے اخلاق فاضلہ کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔
وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً وعملاً وصدقاً وثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا۔ وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ مورخہ یکم مارچ ۲۰۰۵ء)

تقریبات شادی خانہ آبادی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیس ویلج کے مکرم محمد لئیق صاحب کے صاحبزادے مکرم ناصر محمود صاحب کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مرحوم مکرم نثار احمد خان اور محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ کی صاحبزادی محترمہ نازلی خان صاحبہ، دہلی سے عمل میں آئی۔
۲۶ فروری ۲۰۰۵ کو مکرم محمد لئیق صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم ناصر محمود صاحب کے دعوت ولیمہ کا اہتمام بیلا بنکوٹ ہال ٹورانٹو میں کیا۔ جس میں مقامی احباب کے علاوہ امریکہ سے بھی عزیز و اقارب نے شرکت کی۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فراز فیصل صاحب نے کی اور انہی نے آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ مکرم سید مبارک احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام میں سے چند دعائیہ اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے جن کا انگریزی ترجمہ مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔
ادارہ اس پرمسرت موقع پر دلہا کے بڑے بھائی جماعت احمدیہ کینیڈا کے سیکرٹری مال مکرم ندیم محمود صاحب اور دلہن کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور انہیں خوشیوں اور مسرتوں سے مالا مال زندگی عطا کرے۔ آمین۔

در مدح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم مولانا ظفر محمد ظفر مرحوم

اے تخیل گر رسائی پر تجھے کچھ ناز ہے
تا سرِ عرشِ بریں تیری اگر پرواز ہے

شاخ ہائے سدرہ پر گر تو نشیمن ساز ہے
عالمِ ملکوت سے تو کچھ اگر ہمراز ہے

تو میرے محمود کے احسان کی تصویر کھینچ
نقش ان کے حُسن کا در پردۂ تحریر کھینچ

پنجۂ تسخیر سے بالا مہِ کامل نہیں
توڑنا تارے فلک کے یہ کوئی مشکل نہیں

غیر ممکن کچھ بیانِ جذبہ ہائے دل نہیں
اور بیروں از احاطہ بحرِ بے ساحل نہیں

پر احاطہ مردِ کامل کا بہت دشوار ہے
یہ وہ نکتہ ہے جہاں ادراک بھی لاچار ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
جامعہ نصرت ربوہ کے افتتاحی موقع پر 14 جولائی 1951ء کو
روح پرور خطاب

تاریخ اسلام کے زریں واقعات اپنے سامنے رکھو اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلو۔ زمانے کے بدلنے کے ساتھ مت بدلو بلکہ زمانہ بدل ڈالنے کی طاقت اپنے اندر پیدا کرو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک رؤیا

اور

جماعت کے فرائض

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

8 جنوری 1926ء : میں آج صبح کی نماز کے بعد کچھ دیر کے لئے لیٹ گیا تو میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ اس کے کئی حصے ہیں لیکن چونکہ میرے نزدیک بعض حصوں کا ایسا بین تعلق جماعت کے ساتھ نہیں ہے اس لئے میں انہیں چھوڑتا ہوں اور صرف اسی حصے کو لیتا ہوں جس کا میرے نزدیک جماعت کے ساتھ تعلق ہے اور جس میں جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور جس میں جماعت ،اس کی آئندہ ترقیات کے متعلق بعض باتیں ہیں۔

ایک لمبی خواب کے دوران میں نے اپنے آپ کو ایک لمبے دالان میں دیکھا جو اتنا ہی لمبا تھا جتنے لمبے دالان بڑے بڑے اسٹیشنوں مثلاً لاہور، امرتسر، دہلی وغیرہ کے ہیں، میں اس میں ٹہل رہا تھا کہ میں نے دیکھا خان صاحب منشی فرزند علی صاحب بھی وہاں آ گئے ہیں جو میرے ٹہلنے کو دیکھ کر اور میری حالت پر نظر کر کے اور میرے بعض افکار سے متاثر ہو کر میرے ساتھ ٹہلنے لگ گئے اور مجھ سے دریافت کیا کہ آپ اس طرح کیوں ٹہل رہے ہیں؟ اس وقت جو خیالات اور افکار میرے قلب میں موجزن تھے میں ان سے متاثر ہو کر جیسا کہ عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی انسان نہایت ہی متاثر کر دینے والے افکار اور جذبات پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے اور احساسات کو ابھارنے والے خیالات کی ادھیڑ بن میں ہوتا ہے تو بسا اوقات وہ اپنی طاقت کا ایک حصہ جذبات کو دبانے اور ان کے غبار بن کر آنکھوں کے رستہ ٹپک پڑنے کو روکنے کی کوشش میں صرف کرتا ہے لیکن اگر کوئی اور شخص آ کر اس سے بات چھیڑ دیتا ہے تو چونکہ اسے اپنی توجہ کا ایک حصہ اس شخص کی طرف لگانا پڑتا ہے اس لئے اس کا اپنی طبیعت پر سے قابو جاتا رہتا ہے اور جونہی وہ اس کا جواب دینے کی کوشش کرتا ہے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔ اس وقت میں نے اپنی حالت کو ایسا ہی پایا۔ میں سمجھا اگر میں ان کے سوال کا جواب دینے لگا تو اس کے ساتھ ہی مجھے اس وقت اپنے نفس پر جو قابو ہے وہ جاتا رہے گا اور جن جذبات کو میں نے روکا ہوا ہے وہ ابل پڑیں گے اور آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑیں گے۔ یہ خیال کر کے میں نے ان کے سوال کا جواب دینے سے قبل چاہا کہ میں اپنے جذبات کو اس قدر دبا لوں اور ان پر اتنا قابو پا لوں کہ بغیر آنسوؤں کے ٹپکنے کے ان کو جواب دے سکوں۔ میں اسی کوشش میں تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک تیسرا شخص ہمارے درمیان آ گیا اور اس نے بہت جلدی میری حالت کا اندازہ کر کے خان صاحب منشی فرزند علی صاحب کے کان میں کہنا شروع کیا کہ ان کی آنکھوں میں نمی ہے۔ مجھے اس شخص کی یہ بات بہت بری معلوم ہوئی کیونکہ اس قسم کی حالت بھی ایک راز ہوتا ہے اور مجھے یہ گراں گزرا کہ اس راز کو کیوں ظاہر کر دیا۔ پھر میں نے خان صاحب منشی فرزند علی صاحب کو جواب دینا شروع کیا۔ میں نے انہیں کہا کہ میرے افکار کا باعث یہ ہے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک رؤیا دیکھی ہے۔ اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پرانی رؤیا ہے جو ایک کاپی میں آج تک پوشیدہ تھی اور اس وقت میں نے دیکھی ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ اس رؤیا کا میرے قلب پر اثر ہے۔ جونہی کہ میں یہ بات ان سے کہتا ہوں اور وہ رؤیا بیان کرتا ہوں اس رؤیا کے واقعات ظاہری طور پر آنکھوں کے سامنے سے اس طرح گزر جاتے ہیں جس طرح سینما میں تصاویر حرکت کرتی ہیں بعینہ اسی طرح وہ سارا نظارہ جو رؤیا میں بیان ہوا آنکھوں کے سامنے گزرتا ہے اور اگرچہ میں نے وہ رؤیا کسی کاغذ یا کاپی پر لکھی ہوئی دیکھی تھی لیکن جب میں اسے بیان کرتا ہوں تو بعینہ وہی نقشہ آنکھوں کے سامنے سے گزر جاتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے رؤیا میں بیان کیا۔

میں دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ ہیں جماعت کے جو گروہ در گروہ کھڑے ہیں۔ چند یہاں ہیں چند وہاں ہیں، چند پرے ہیں چند اس سے پرے ہیں اور آپس میں متفرق باتوں میں مشغول ہیں۔ کوئی کسی قسم کی باتوں میں لگا ہے اور کوئی کسی قسم کی باتوں میں۔ اتنے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس جگہ تشریف لے آئے اور آپ ان لوگوں سے کہتے ہیں کہ تم کن باتوں میں لگے ہو، کیا چھوٹی چھوٹی باتوں میں مشغول ہو، کیسے چھوٹے چھوٹے اختلافات میں پڑے ہو، تم نہیں دیکھتے دین کی کیا حالت ہے اور دین کتنے بڑے خطرے میں ہے۔ اس خطرے کا دیکھتے ہوئے تم کس طرح ان باتوں میں مشغول ہو۔ وہ لوگ جو گروہ در گروہ کھڑے ہیں ان کا آپس

میں کوئی اس قسم کا اختلاف نہیں معلوم ہوتا جس طرح کا اختلاف مبائعین اور غیر مبائعین میں ہے بلکہ وہ سب مبائعین ہیں۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ تم کیسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھگڑ رہے ہو اور اختلاف کر رہے ہو کیا تمہیں دین کی حالت کا احساس نہیں کہ وہ کس قدر خطرناک حالت میں ہے۔ یہ کہتے کہتے جس طرح کوئی گھبرا جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام ان لوگوں کو دھکے دے دے کر متوجہ کرتے اور فرماتے ہیں تم کن باتوں میں مشغول ہو؟ کیا دیکھتے نہیں دین کی کیا حالت ہے؟ کیا اسی طرح اسلام ساری دنیا میں پھیلے گا اور اسی طرح خدا کی تقدیس دنیا میں قائم ہوگی؟ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حالت یوں معلوم ہوتی ہے جیسے کسی ایسی ماں کی حالت ہو جس کا بچہ بھوک اور پیاس سے تڑپ رہا ہو، جیسے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی اس وقت کیفیت دل میں آ سکتی ہے جبکہ انہیں ایک چھوٹے سے بچے کے ساتھ بے آب و گیاہ جنگل میں اکیلا چھوڑ دیا گیا تھا اور جب بچہ پیاس کی وجہ سے تڑپنے لگا تھا بعینہ وہی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر آتی ہے۔ آپ کبھی ادھر دوڑتے جاتے ہیں کبھی ادھر۔ کبھی ایک جماعت کو دھکے دے کر جگاتے ہیں کبھی دوسری کو۔ کبھی تیسری کی طرف جاتے ہیں اور کبھی چوتھی کی طرف کہ تم کن باتوں میں پڑے ہو۔ دین کی حالت دیکھو۔ آخر جیسے کوئی شخص تھک جاتا ہے آپ یہ سوچتے ہوئے کہ اب میں کیا طریق اختیار کروں کہ یہ لوگ اشاعت اسلام کی طرف متوجہ ہوں، ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ اس وقت آپ پر یہ وحی نازل ہوئی **وسع مکانک** اپنے مکان کو وسیع کر۔ کیونکہ اب لوگ جوق در جوق اس سلسلہ میں داخل ہوں گے اور گروہ در گروہ تیرے پاس آئیں گے۔

اس وقت میں سمجھتا ہوں یہ وہ نظارہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ کے متعلق دیکھا ہے اور جب میں دیکھتا ہوں تو اپنے جذبات کو بہت روکتا ہوں کہ ظاہر نہ ہوں مگر اس سارے نظارہ کا مجھ پر اس قدر اثر ہے کہ آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور آنسوؤں کا تار بندھ گیا۔ میں کچھ بیان کر کے ٹھہر جاتا ہوں اور رقت سے آگے بیان نہیں کر سکتا۔ پھر خان صاحب کہتے ہیں۔ آگے اور پھر میں کچھ بیان کر کے رک جاتا ہوں۔ اس وقت میں نے دیکھا ان کے قلب پر بھی اثر ہوا اور ان کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں ہو گئے اور ناک سے پانی بہنے لگا۔ میں ان کو یہ نظارہ سناتا ہوں اور بتاتا ہوں دیکھو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوشش کی اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ نہ دیکھا اور جب انسانی کوششیں کام نہ کر سکیں تو خدا نے یہ وعدہ دیا کہ **وسع مکانک** ہم خود انتظام کریں گے کہ لوگ تیرے پاس کثرت سے آئیں اس لئے اپنے مکان کو وسیع کرو۔ میری اس وقت رقت کی حالت تھی کہ آنکھ کھل گئی۔

اس کے متعلق میں نے سمجھا کہ اس رؤیا میں تین باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور ایک نہایت لطیف پیرایہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جماعت میں اختلافات کیوں کر پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ تم چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑے ہو بڑی بات یعنی اسلام کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس کی کیا حالت ہے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اختلافات تب ہی پیدا ہوتے ہیں جب انسان یہ خیال کر لیتا ہے کہ اب میں امن میں آ گیا ہوں ورنہ جب تک کسی انسان کے سامنے کوئی بڑا مقصد ہو جسے اس نے حاصل کرنا ہو اور وہ اپنے ارد گرد خطرات کو دیکھتا ہو اس وقت آپس میں لڑائی جھگڑا پیدا نہیں ہوتا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اسی وقت لڑتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ اب میں امن میں ہوں اور اپنا کام کر چکا ہوں۔

تو اس رؤیا میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ ایک یہ کہ ہمیں تبلیغ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔

☆ دوم یہ کہ تبلیغ میں ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک تربیت نہ کریں۔

☆ سوم اپنے مقصد کو سامنے سے ہٹا دینا موجب ہے ان اختلافات کا جو بعض دوستوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

یہ تین باتیں تو ہمارے متعلق ہیں لیکن ایک چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درد بھری دعائیں درجہ قبولیت کو پہنچ گئیں اور خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان کرے گا کہ یہ سلسلہ وسیع ہوگا اور نئے سرے سے اسی طرح توسیع مکان کی ضرورت پیش آئے گی جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت پیش آئی تھی۔

مجھ پر اس رؤیا کا اتنا اثر ہوا کہ میں خواب میں ہی سوچتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام سے وعدہ کیا ہے کہ جماعت بڑھے گی اور باوجود اس کے کہ جماعت میں غفلت اور سستی پائی جاتی ہے کئی لوگ لڑائی جھگڑوں میں پڑے ہیں۔ فرماتا ہے مکان وسیع کر تو اب اس رؤیا کو پورا کرنے کے لئے کس طرح مکان کو وسیع کیا جائے۔ خواب میں ہی میں خیال کر رہا ہوں میں نے تو کبھی مکان نہیں بنوایا اب کس طرح وسعت کراؤں گا۔ پس یہ وہی وعدہ ہے کہ جماعت بڑھے گی اور یہ پورا ہو کر رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا متواتر **وسع مکانک** کا الہام ہوتا رہا اور نبیوں کے الہام بعض دفعہ دوری ہوتے ہیں

یعنی ایک زمانہ آتا ہے جب وہ پورے ہوتے ہیں پھر درمیان میں وقفہ پڑ جاتا ہے پھران کے پورے ہونے کا وقت آ جاتا ہے گویا وہ ایک ہی دفعہ پورے ہوکر ختم نہیں ہو جاتے بلکہ بار بار پورے ہوتے رہتے ہیں۔ وجہ یہ کہ انسان کی زندگی ان کے سانس تک نہیں ہوتی بلکہ ان کی قوم کے سانس تک ہوتی ہے اس لئے متواتر ان کے الہام پورے ہوتے رہتے ہیں۔

چونکہ یہ رؤیا جماعت کی اصلاح و درستی سے تعلق رکھتی ہے اس لئے میں نے اس کا بیان کرنا ضروری سمجھا۔ امید ہے کہ دوست اس مقصد کو مدنظر رکھیں گے جو اس سلسلہ کے قیام میں خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے تجویز کیا ہے۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔15 جنوری 1926ء، صفحہ 8-10)

(رؤیا و کشوف سیّدنا محمود رضی اللہ عنہ ۱۸۹۸ تا ۱۹۶۰ زیر اہتمام: فضل عمر فاؤنڈیشن۔ تلفورڈ، سرے، یوکے: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز، ت۔ن، رویاء نمبر ۱۵۵ صفحہ ۸۹۔ ۹۳)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قرعہ اندازی اور لاٹری کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تازہ ترین ارشاد

"میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ جماعتی پروگراموں میں بعض اوقات ایسے اسٹال لگائے جاتے ہیں جہاں قرعہ اندازی کے ذریعہ چند سکوں کی پرچیوں کے عوض سو یا اس سے زائد مالیت کے انعامات نکالے جاتے ہیں۔ یہ طریق واضح طور پر لاٹری ہے۔ اس قسم کی بدعتوں سے جماعت کو پرہیز کرنا چاہئیے۔ میں اس بارہ میں خطبہ بھی دے چکا ہوں کہ بچوں کی کھیلوں کے نام پر ایسی ایسی باتیں ہو رہی ہیں۔ مگر اس کے باوجود ابھی تک کہیں نہ کہیں سے ایسی شکایات آ جاتی ہیں ... ہمارے پروگراموں میں اس قسم کی بدعتیں نہیں ہونی چاہئیں .. آئندہ کسی بھی جماعتی پروگرام میں اس قسم کا کوئی بھی اسٹال نہ لگایا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء"

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور انور کے تازہ ترین ارشاد پر بڑی سختی سے عمل کریں۔

ولادتیں

☆ مکرم رانا احمد ہارون صاحب اور محترمہ رانا ناصرہ نوری صاحبہ، پیس ویلج کو اللہ تعالیٰ نے یکم ستمبر ۲۰۰۴ء کو دو بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''رانا بلال احمد'' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ وقفِ نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم رانا محمد یوسف صاحب، وان کا پوتا اور مکرم رانا لئیق احمد صاحب ربوہ کا نواسہ ہے۔

☆ یہ امر باعث مسرت ہے کہ مکرم مولانا نعیم احمد اقبال صاحب مشنری فجی اور محترمہ کوثر سلطانہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۷ نومبر ۲۰۰۴ء کو دو بیٹیوں اور دو بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچی کا نام ''تنزیلہ'' تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچی وقفِ نو سکیم میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ریٹائیرڈ ماسٹر غفور احمد صاحب سابق صدر جماعت مرڑ چک نمبر ۴۵ ضلع شیخوپورہ حال کیلگری کی پوتی اور مکرم محمد اسماعیل خاں صاحب مرحوم آف مرڑ چک نمبر ۴۵ ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہے۔

☆ یہ امر باعث مسرت ہے کہ مکرم ریحان حلیم صاحب اور محترمہ عطیہ حکیم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۳ دسمبر ۲۰۰۴ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچی کا نام ''سنبل حلیم'' تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ حضرت ماسٹر چراغ محمد مرحوم صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پڑپوتی ہے۔ مکرم عبدالحلیم طیب صاحب کی پوتی ہے اور مکرم عبدالحکیم ڈوگر صاحب کی نواسی ہے۔

ادارہ اس ولادت کے موقع پر مکرم عبدالحلیم طیب صاحب سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا اور ان کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

☆ مکرم کلیم احمد صاحب (آرکیٹکٹ) اور محترمہ مبارکہ کلیم صاحبہ کیلگری کو اللہ تعالیٰ نے ۳۱ر دسمبر ۲۰۰۴ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ اس بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت کا نام ''حریم احمد'' تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم اقبال احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور پاکستان کا پوتا اور مکرم انجینئر انعام اللہ اختر صاحب مسس ساگا کا نواسہ ہے۔ یہ بچہ وقفِ نو میں شامل ہے۔ نومولود کے والد محترم کلیم احمد صاحب جماعت احمدیہ کیلگری میں جو مسجد بن رہی ہے اس کی انجینئرنگ کمیٹی میں بھی شامل ہیں اور بڑے اخلاص سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی عمریں عطا کرے اور ان کو والدین کے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

محیّر العقول سیاسی بصیرت وفراست

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب، مؤرخ احمدیت

ہمارے دیں کا قصوں پہ ہی مدار نہیں
نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں

حقیقی اسلام کی حقانیت وصداقت کے دلائل ونشانات لاتعداد ہیں۔ سمندر کے قطرے، زمین کے ذرّے اور آسمان کے ستارے گنے جاسکتے ہیں مگر اسلام کی آیات بیّنات اور **حجج قاطعہ** کا احاطہ ممکن نہیں اور ہرگز ممکن نہیں اور طالب صادق اور حق کے متلاشی کے لئے تو امام عصر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشتہار 20 فروری 1886ء پیشگوئی بابت مصلح موعود کا عالمی نشان ہی کافی ہے کیونکہ اس میں سیّدنا محمود مصلح موعود (ولادت 12 جنوری 1889ء۔ وفات 7/8 نومبر 1965ء) کی ولادت باسعادت سے بھی چار برس قبل 52 ایسی مہتم بالشان صفات بیان کی گئیں جو آپ کی پوری زندگی، آپ کے شاندار کارناموں اور بے مثال اخلاق وشمائل پر حاوی اور آپ کی مقدّس اور خدا نما شخصیت کی عکسی تصاویر تھیں۔ جن میں سے ہر ایک صفت اس صفائی، وضاحت اور شان وشوکت کے ساتھ معرض وجود میں آئی کہ اپنے ہی نہیں بیگانے بھی دنگ رہ گئے۔ مثلاً الہام میں بتایا گیا تھا کہ:

"سخت ذہین وفہیم ہوگا۔"

باوجودیکہ آپ ایک خالص مذہبی وروحانی جماعت کے پیشوا تھے مگر زمانہ حاضر کے چوٹی کے مسلم زعماء مثلاً مؤرخ اسلام سیّد عبدالقادر صاحب ایم۔اے، مولانا محمد علی جوہر، خواجہ حسن نظامی دہلوی، مولانا عبدالمجید سالک، جناب محمد ابراہیم برہم مدیر اخبار مشرق گورکھپور، مولانا محمد دین فوق مؤرخ کشمیر، میاں احمد یار خان دولتانہ، سیّد رئیس احمد صاحب جعفری، میاں محمد شفیع (م۔ش)، سردار شوکت حیات خان کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذہانت وفراست کا لوہا ماننا پڑا۔ حتیٰ کہ "مفکر احرار" چوہدری افضل حق جیسے معاند احمدیت بھی آپ کے عالی پایہ اور زبردست انقلابی دماغ کی قوت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئے۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محیّر العقول سیاسی بصیرت کی تین واقعاتی، تاریخی اور فیصلہ کن مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ جس سے یہ حقیقت چمکتے ہوئے سورج کی طرح پوری آب وتاب کے ساتھ کھل کر سامنے آجائے گی کہ جس طرح سیّدنا حضرت مسیح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشتہار 22 مارچ 1886ء میں مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیشگوئی کے بارہ میں فرمایا تھا بلاشبہ یہ :

"ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔"

پہلی مثال: تحریک آزادی کشمیر

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 16 اکتوبر 1947ء کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

"پاکستان یا ہندوستان میں ریاست ہائے کشمیر وحیدرآباد کی شمولیت کا فیصلہ بیک وقت ہونا چاہئے۔ خواہ حکمران یا خواہ عوام کو شمولیت کے فیصلہ کا مجاز قرار دیا جائے لیکن دونوں ریاستوں کے فیصلہ کا معیار ایک ہی ہونا چاہئے۔ کشمیر کا پاکستان میں شامل ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ اگر کشمیر ہندوستان میں شامل ہوگیا تو پاکستان کی سرحد پانچ سو میل لمبی ہوجائے گی اور حملے کا خطرہ بڑھ جائے گا۔"

(اخبار زمیندار، لاہور۔19 اکتوبر 1947ء، صفحہ 5)

ازاں بعد حضور نے جماعت احمدیہ کے روزنامہ الفضل (19 اکتوبر 1947ء) میں ''کشمیر اور حیدرآباد'' کے زیر عنوان ایک مفصل مضمون بھی رقم فرمایا جس میں حکومت پاکستان کو زبردست انتباہ فرمایا کہ حیدرآباد اور کشمیر کی ریاستوں کے سوال متوازی ہیں مگر افسوس اس نے اب تک اس نہایت اہم پہلو کی طرف توجہ نہیں کی جبکہ ہندوستانی گورنمنٹ جلد از جلد ایسے حالات پیدا کر رہی ہے کہ شاید دونوں ریاستیں ہی ہندوستان میں شامل ہوجائیں۔ پس حکومت پاکستان کو اعلیٰ سطح پر ان دونوں ریاستوں کے متعلق فوری طور پر بیک وقت ایک اصول منوالینا چاہئے کہ وہ دو اصولوں میں سے کس کے مطابق فیصلہ چاہتی ہے۔ آیا والیء ریاست کی مرضی کے مطابق یا آبادی کی کثرت رائے کے مطابق۔ اس ضمن میں صاف صاف لفظوں

میں آپ نے تحریر فرمایا:

"اس اصل پر فیصلہ ہو سکتا ہے کہ ملک کی اکثریت جس امر کا فیصلہ کرے اس طرف ریاست جاسکتی ہے۔ اگر اس اصل کو تسلیم کر لیا جائے تو کشمیر پاکستان کے ساتھ ملنے پر مجبور ہوگا اور حیدرآباد ہندوستان کے ساتھ ملنے پر مجبور ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو پاکستان کو یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ بتیس لاکھ مسلمان آبادی اس کی آبادی میں اور شامل ہو جائے گی، لکڑی کا بڑا ذخیرہ اس کو مل جائے گا، بجلی کی پیداوار کے لئے آبشاروں سے مدد حاصل ہو جائے گی اور روس کے ساتھ اس کی سرحد مل جانے کی وجہ سے اسے سیاسی طور پر بڑی فوقیت حاصل ہو جائے گی۔"

"پس ملک کے ہر اخبار، ہر انجمن، ہر سیاسی ادارے اور ہر ذمہ دار آدمی کو پاکستان کی حکومت پر زور دینا چاہیئے کہ حیدرآباد کے فیصلہ سے پہلے کشمیر کا فیصلہ کروا لیا جائے ورنہ حیدرآباد کے ہندوستان یونین سے مل جانے کے بعد کوئی دلیل ہمارے پاس کشمیر کو اپنے ساتھ شامل کرنے کے لئے باقی نہیں رہے گی سوائے اس کے کہ کشمیر کے لوگ خود بغاوت کر کے آزادی حاصل کریں۔ لیکن یہ کام بہت لمبا اور مشکل ہے۔ اور اگر کشمیر گورنمنٹ ہندوستان یونین میں شامل ہوگی تو یہ کام خطرناک بھی ہو جائے گا کیونکہ ہندوستان یونین اس صورت میں اپنی فوجیں کشمیر میں بھیج دے گی اور کشمیر کو فتح کرنے کا صرف یہی ذریعہ ہوگا کہ پاکستان اور ہندوستان یونین آپس میں جنگ کریں۔''

(روزنامہ الفضل۔ 19 اکتوبر 1947ء، صفحہ 1-2)

افسوس صد افسوس مسلم لیگی ہائی کمان نے مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس بر وقت انتباہ کو یکسر نظر انداز کر دیا۔

"نتیجہ یہ ہؤا کہ صرف چند روز بعد 27 اکتوبر 1947ء کو لارڈ ماؤنٹ بیٹن گورنر جنرل بھارت نے کشمیر کو انڈین یونین میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا اور ہندوستانی فوجیں کشمیر میں داخل ہو گئیں جس پر قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستانی افواج کو فوری طور پر کشمیر پر قبضہ کا فرمان صادر فرمایا مگر پاکستان کے ایکٹنگ کمانڈر انچیف جنرل گریسی نے اس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ سپریم کمانڈر فیلڈ مارشل سر کلوڈ اوکنلک کی منظوری کے بغیر از خود کوئی حکم پاکستانی فوج کو جاری نہیں کر سکتا اور سپریم کمانڈر نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ کشمیر ہندوستان سے الحاق کر چکا ہے انڈین یونین کو مہاراجہ کشمیر کی درخواست پر کشمیر میں فوج داخل کرنے کا حق پہنچتا ہے۔ اس پر قائداعظم نے اپنا آرڈر منسوخ کر دیا۔"

(عہد لارڈ ماؤنٹ بیٹن مصدقہ کیمبل جانسن۔ مترجم یونس احمد۔ کراچی: نفیس اکیڈمی، ستمبر 1963ء)

جناب کے۔ایچ خورشید نے (جنہیں 1944ء سے 1947ء تک قائداعظم کے پرائیویٹ سیکرٹری ہونے کا قابل فخر اعزاز حاصل تھا) اپنی کتاب'' قائداعظم کی یادیں'' میں یہ لرزہ خیز انکشاف کیا ہے کہ:

" چوہدری محمد علی کا کہنا ہے کہ دسمبر 1947ء تک بلکہ عین 22 دسمبر کی تاریخ تک بھارت کے حکمران مصالحت پر آمادہ تھے۔ شرط یہ تھی کہ پاکستان کشمیر کا حق منوانے کے ساتھ ساتھ حیدرآباد دکن کی جغرافیائی حقیقت کو قبول کرنے پر بھی آمادہ ہو جائے (قائداعظم کی یادیں از کے ایچ خورشید۔ کراچی: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1991ء، صفحہ 106-107)

" محمد علی کا تاثر یہ ہے کہ قائداعظم جو برصغیر کی سیاست میں اپنا سکہ منوا چکے تھے اس موقع پر ایک زیرک شاطر کی طرح بھارت کو مات دینے کی فکر میں تھے لیکن اس بار چال الٹ گئی۔ آزادی کے بعد بھارتی اور پاکستانی دونوں افواج کی سپریم کمان سر کلاڈ آکن لیک کے ہاتھ میں تھی جس نے پاکستانی دستوں کو کشمیر میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ چوہدری محمد علی کا خیال ہے کہ بطور گورنر جنرل پاکستان قائداعظم کے لئے یہ بہت بڑا دھچکہ تھا اور یہی سانحہ ان کی صحت کو لے بیٹھا" (ایضاً)

دوسری مثال: المیہ مشرقی پاکستان

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے 2 دسمبر 1947ء سے 17 جنوری 1948ء تک لاہور کے بینارڈ ہال کالج اور پھر پنجاب یونیورسٹی ہال میں "پاکستان اور اس کا مستقبل" کے اہم موضوع پر چھ نہایت معلومات افروز لیکچرز دیئے جن میں بالترتیب جسٹس محمد منیر، ملک فیروز خان نون، ملک عمر حیات پرنسپل اسلامیہ کالج و وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی، میاں فضل حسین صاحب وزیر تعلیم اور شیخ سر عبدالقادر جیسی نامور شخصیتوں نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ ان لیکچروں کو علمی طبقہ میں نہایت قدر و عظمت سے سنایا گیا اور پاکستانی پریس نے اس کے اہم نکات شائع کئے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: تاریخ احمدیت۔ جلد 11، مطبوعہ دسمبر 1970 صفحہ 406-537)

حضور کا تیسرا لیکچر "پاکستان کی معنوی دولت" کے عنوان پر تھا جس میں آپ نے دیگر اہم تجاویز پر روشنی ڈالنے کے علاوہ مسلم لیگی ہائی کمان کو اس طور پر تاکید فرمائی کہ "مادری زبان میں تعلیم دی جائے۔ اس سلسلہ میں مشرقی پاکستان پر زور نہ دیا جائے

کہ وہ ضرور اردو کو ذریعہ تعلیم بنائے ورنہ وہ پاکستان سے علیحدہ ہو جائے گا کیونکہ وہاں کے باشندوں کو بنگالی زبان سے ایک قسم کا عشق ہے۔"

(روزنامہ الفضل 14 دسمبر 1947ء۔ صفحہ 1-2)

اب اگر تاریخ پاکستان کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ بنگالی اردو لسانی تنازعہ ہی وہ بنیادی امر تھا جس نے بالآخر ایک عوامی تحریک کی شکل اختیار کر لی اور بالآخر سقوط ڈھاکہ پر منتج ہوئی۔ چنانچہ ملک کے نامور اہل قلم جناب ڈاکٹر صفدر محمود نے جنہیں سیاسیات پاکستان کی وقائع نگاری میں سند Authority تسلیم کیا جاتا ہے اپنی کتاب "پاکستان کیوں ٹوٹا؟" کے پہلے باب میں بنگالی مسلمانوں کے احساس محرومی اور کشمکش کے عمل کا آغاز اسی نقطہ کو قرار دیتے ہوئے واضح لفظوں میں لکھا ہے کہ:

"فروری 1948ء میں مشرقی پاکستان سے ایک ہندو رکن ڈاکٹر دربند ناتھ دت نے دستور ساز اسمبلی کے ضوابط میں ترمیم پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ بنگالی کو بھی سرکاری زبان قرار دیا جائے ... اس وقت تک اراکین اسمبلی انگریزی یا اردو میں اظہار خیال کر سکتے تھے۔ لیاقت علی خان نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ ترمیم کا مقصد پاکستانیوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کے سوا کچھ نہیں اور یہ کہ صرف اردو ہی پاکستان کی قومی زبان ہوگی ... بنگالیوں نے جنہیں اپنی زبان سے بہت محبت تھی اردو کی برتری تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ لسانی تنازعہ بالآخر تحریک کی شکل اختیار کر گیا اور بعض شکست خوردہ سیاستدانوں نے جنہیں مسلم لیگ میں شامل کرنے سے انکار کر دیا گیا تھا عوام میں اپنا کھویا ہوا وقار بحال کرنے کے لئے مسلم لیگی حکومت کے خلاف اس تحریک کی حمایت کی۔ مرکز مخالف ان اجتماعی مظاہروں کو کمیونسٹوں کا فعال تعاون بھی حاصل تھا۔"

(پاکستان کیوں ٹوٹا؟ از صفدر محمود۔ صفحہ 19-20)

حال ہی میں لاہور سے "دار الشعور" یوسف مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور نے جناب مرتضیٰ انجم صاحب کے قلم سے "حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ، المیہ مشرقی پاکستان کے سیاسی اور فوجی اسباب" کے عنوان سے سوا چار سو صفحات پر مشتمل کتاب شائع کی ہے جس کے شروع میں (حمود الرحمٰن کمیشن کے روبرو فوجی جرنیلوں اور افسروں کے بیانات سے قبل) ڈیڑھ سو صفحات پر پھیلا ہوا ایک دیباچہ بھی شامل کیا ہے جس میں فاضل مؤلف نے سقوط ڈھاکہ کے پس منظر کا خلاصہ ان الفاظ میں رقم فرمایا ہے کہ:

"قیام پاکستان کے بعد مشرقی پاکستان میں پاکستان مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی نے خواجہ ناظم الدین کو اپنا لیڈر چن لیا لیکن ان کی حکومت جلد ہی مشکلات کا شکار ہوگئی۔ فروری 1948ء میں مرکزی اسمبلی میں قومی زبان کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ تجویز تھی کہ اردو اور بنگالی کو قومی زبان کا درجہ دیا جائے۔ وزیر اعظم لیاقت علی خان نے اس کی سخت مخالفت کی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قوم دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ مسئلہ یہ تھا کہ اردو پاکستان کے کسی حصے کی زبان نہ تھی جب کہ بنگالی زبان پاکستان کی کل آبادی کے 56 فیصد شہریوں کی زبان تھی جو سب کے سب مشرقی حصے میں رہتے تھے جبکہ بنگالی زبان مغربی حصے میں نہ ہی بولی اور نہ ہی سمجھی جاتی تھی۔ یہ لسانی بحث پاکستانی سیاستدانوں کے لئے چیلنج بن گئی جن کی وجہ سے مشرقی پاکستانی عوام میں بے چینی پیدا ہوگئی۔ اس طرح زبان کے مسئلے پر مشرقی بنگال اور مرکزی حکومت کے درمیان ایک ایسے تنازعے کی صورت پیدا ہوگئی جو بالآخر پاکستان کے ٹوٹنے کی بنیاد بن گیا۔ مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں میں اپنی زبانیں بولی جاتی تھیں لہٰذا ان صوبوں نے بنگالی کو زبان قرار دئے جانے سے متعلق بے اعتنائی کا رویہ اختیار کیا جس طرح مسلمان ہندوستان میں رہ کر اپنے مذہب، تہذیب وتمدن کو خطرے میں محسوس کرتے ہوئے ہندوؤں کی بالادستی کو قبول نہیں کر سکتے تھے۔ اسی طرح بنگالیوں نے مغربی پاکستانیوں کے غالب طبقے کو اپنی تہذیب وتمدن اور روایات کے لئے خطرہ تصور کر لیا جس کے نتیجہ میں پورا صوبہ مشرقی پاکستان فسادات کی لپیٹ میں آ گیا۔ مقامی انتظامیہ فسادات پر قابو پانے میں ناکام رہی۔

مارچ 1948ء میں قائداعظم نے مشرقی پاکستان کا ایک ہفتے کا دورہ کیا اور اپنی تقریروں میں عوام کو مشورہ دیا کہ وہ متحد رہیں اور صوبائی وزارت کے ساتھ بھر پور تعاون کریں۔ لسانی مسئلہ جو اس وقت موضوع بحث بنا ہوا تھا اس کے متعلق قائد اعظم نے دوٹوک فیصلہ کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان کی صوبائی زبان بنگالی ہے اس سے کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا لیکن پورے پاکستان کی قومی زبان کا درجہ صرف اردو کو ملے گا۔ یہ اعلان بنگالیوں نے شکستہ دلی کے ساتھ سنا۔ مقامی اور قومی راہنما انہیں مطمئن نہ کر سکے۔ اگرچہ عارضی طور پر خاموشی چھا گئی۔ لیکن یہ ایک ایسا فتنہ تھا جس نے بعد میں پھر سر اٹھایا اور نتائج کی ہولناکیوں کو ملک کی تقدیر سے جوڑ کر ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگیا۔"

(حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ۔ المیہ مشرقی پاکستان کے سیاسی اور قومی اسباب از مرتضیٰ انجم۔ لاہور: دار الشعور، ستمبر 2000ء، صفحہ 12-13)

تیسری مثال: پہلا امریکی قرضہ اور ہولناک نتائج

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاکستان کا مستقبل سے متعلق بصیرت افروز

لیکچروں کے سلسلہ میں جو پہلا فاضلانہ لیکچر ارشاد فرمایا اس کی بازگشت ہندوستان میں بھی سنی گئی۔ چنانچہ امرتسر کے اخبار "ویر بھارت" نے 13 دسمبر 1947ء کی اشاعت میں "امریکہ اور پاکستان" کے عنوان سے حسب ذیل شذرہ لکھا:

"احمدیوں کے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے چھ ارب ڈالر کے اس قرضہ کے خلاف آواز اٹھائی ہے جو پاکستان امریکہ سے لینا چاہتا ہے۔ مرزا صاحب کا خیال ہے کہ اس طرح پاکستان اقتصادی اور سیاسی طور پر امریکہ کا غلام بن جائے گا۔"

(ویر بھارت، امرتسر۔13 دسمبر 1947ء)

یہ "خیال" جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 53 سال قبل پاکستان کے مشہور سیاستدانوں، عظیم دانشوروں اور چوٹی کے ماہرین معاشیات کے سامنے پیش فرمایا تھا آج کس طرح ایک ہولناک حقیقت کا روپ دھار چکا ہے کسی مزید تبصرہ کا محتاج نہیں۔ اکیسویں صدی کے آغاز میں مسلم لیگ ہم خیال گروپ کے سرکردہ راہنما اور معطل رکن اسمبلی کے طارق عزیز نے "ایک ٹیبل ٹاک" پروگرام میں یہ حقیقت افروز بیان دیا کہ:

" پاکستان کی تاریخ کا سیاہ ترین دن تھا جب اس ملک کے لئے پہلا قرضہ لیا گیا کیونکہ آج تک جتنے قرضے بھی لئے گئے وہ منفعت بخش کم ہی نظر آئے اور قوم کو لیت ولعل میں لگا دیا گیا۔ کیونکہ جب ہم کسی غیر ملک سے قرض لیتے ہیں تو غیر ملکی دیمک بھی ساتھ آتی ہے اور اس دیمک نے ہمارے قومی تشخص کو چاٹنا شروع کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ قرآن نے جن اقوام کو مردہ اقوام کہا ہے ہم آج اس میں شامل ہو گئے ہیں ... آج حالات یہ ہیں کہ پاکستان میں لوگوں کو باعزت رزق نہیں مل رہا ... اور اب یہ منافقین کی قوم ہے جو کہتی کچھ، پڑھتی کچھ اور عمل کچھ کرتی ہے۔"

(روزنامہ دن، لاہور 27 جنوری 2001ء)

جناب طارق عزیز صاحب (نیلام گھر) نے امریکی امداد کے جن ہولناک اور حشر بپا کرنے والے نتائج کی طرف مصلحتاً استعارہ اور کنایہ کی زبان سے محض اشارہ کرنے پر اکتفا کیا ہے ان کی تفصیل روزنامہ دن کے مندرجہ بالا پرچہ ہی میں "امریکہ سے وفاداری کا صلہ" کے عنوان کے ساتھ جناب پروفیسر حسن عسکری کاظمی کے قلم سے منظر عام پر آگئی ہے جس کو میں خالص تصرف الٰہی سمجھتا ہوں۔ آج ہمارا پیارا وطن کس طرح امریکہ کے سیاسی شکنجہ میں زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار ہے اور اس کے عوام اور حکمران دونوں اس کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے کراہ رہے ہیں اس کا نقشہ پروفیسر صاحب نے بایں الفاظ کھینچا ہے:

" حکمرانوں نے امریکی ڈالروں سے اپنے ذاتی اکاؤنٹ کھولے اور اپنے بینک بیلنس میں اضافہ کیا۔ دوسرے ملکوں میں ہوٹل، پلازے اور محل تعمیر کئے۔ یہی حکمران عوام کی گردنوں پر ایک عرصے تک مسلط رہے مگر ملک وقوم کی بھلائی اور بہتر مستقبل کے لئے کوئی منصوبہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچا سکے جس کے نتیجہ میں حکمران بھی عوام کی نگاہ سے گر گئے۔ اس صورت حال سے پاکستان بھی دوچار ہے۔ یہاں کرپشن کے پھیلاؤ میں حکمرانوں کی بے دریغ اقربانوازی اور امریکہ کے اشارہ ابرو پر ان کے تحفظ کا اہتمام بجائے خود قابل مذمت ہے۔ اسی طرح جو حکومت امریکی مفادات کو عزیز رکھتی ہے اسے امریکہ کی اشیرباد حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جنرل ضیاء الحق سے لے کر موجودہ جنرل پرویز تک امریکہ حکومت کی حاشیہ برادری کو اپنے استحکام کی خاطر ضروری سمجھتے چلے آ رہے ہیں۔ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف کھلے حلیف بن کر امریکہ کے پٹھو بننے پر فخر کرتے رہے۔ آئندہ برسر اقتدار آنے میں امریکہ کی حمایت کے بغیر ان کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا اسی لئے یہ تین سوار اپنی اپنی جگہ موجودہ صدر کی نظروں میں آنے کی خاطر ہاتھ پاؤں ماریں گے اور اپنی اپنی وفاداری کا یقین دلانا ضروری سمجھیں گے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عوام کی فلاح کے لئے کیا ہوگا؟ کیا قرض معاف ہو جائے گا، کیا امریکہ پاکستان کو خوش حال بنانے کی خاطر کسی پیکیج کا اعلان کر دے گا، کشمیر کو پاکستان میں شامل ہونے میں کوئی بھولا ہوا وعدہ پورا کرے گا، کیا اپنے وفا کیش پاکستان کو اپنی دوستی کا یقین دلاتے ہوئے بھارت کو آنکھیں دکھائے گا؟ ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا۔ ہاں یہ تینوں سوار اپنے گھوڑوں کا رخ امریکہ کے اصطبل کی طرف موڑنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ پاکستان میں خوشحالی قدم رکھے نہ رکھے ان کی بلا سے۔ یہاں سے جاگیرداری نظام کا خاتمہ ہو یا نہ ہو یہاں صنعتوں کو فروغ حاصل ہو نہ ہو، مزدوروں کو ان کے حقوق ملیں نہ ملیں، تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے یا جہالت کے اندھیرے پھیلیں۔ لوگوں کو روزگار مہیا ہو یا نہ ہو، لوگ باہر جائیں یا اپنے ملک میں سسک سسک کر دم توڑتے رہیں ان کو ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ان کا بینک مضبوط سے مضبوط تر ہوتا ہے۔ اس وقت امریکی قیادت کو صرف یہ فکر لاحق ہے کہ پاکستان جوان کی نگاہ میں ایک سٹریٹیجک اہمیت رکھتا ہے اسے کس طرح اپنے مصرف میں رکھا جائے۔ اگر ہم اپنی تعمیر نو میں اپنے وسائل سے کام لیتے اور مراعات یافتہ طبقے کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو آج ہم دنیا کے خوشحال ترین ملکوں میں شمار کئے جاتے مگر ہم تو وفادار ٹھہرے وہ بھی امریکہ بہادر کے۔ حالانکہ مرزا غالب نے ایسی وفا پر لعنت بھیجی ہے:

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو"

(روزنامہ دن، لاہور۔ 27 جنوری 2001ء)

حرفِ آخر

حقائق اور مستند واقعات پر مبنی مندرجہ بالا تینوں مثالیں حیرت انگیز بھی ہیں اور قیامت خیز اور عبرت آمیز بھی جن کے مختصر تذکرہ کے بعد مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جہاں جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے محسن اور معمار کی حیثیت سے قائد اعظم محمد علی جناح کے مجاہدانہ کارناموں کو ہمیشہ آب زر سے لکھا جائے گا وہاں قیامت تک ہر نسل سیدنا محمود مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال اور عدیم النظیر سیاسی بصیرت وفراست کو خراج تحسین ادا کرتی رہے گی:

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو
یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد

جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے اعزاز

مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مشنری جماعت احمدیہ ایڈمنٹن

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید عالم اور متبحر مناظر محترم گیانی واحد حسین صاحب مرحوم کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر مرزا محی الدین صاحب ایڈمنٹن کو البرٹا کی زراعت سے منسلک ایک ایسوسی ایشن نے ایک اعلیٰ اعزاز سے نوازا ہے۔ اور ایسوسی ایشن کا نام ''ڈاکٹر مرزا محی الدین تعلیمی فاؤنڈیشن'' رکھا گیا ہے۔ اس فاؤنڈیشن کے تحت طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ ایوارڈ دیئے جانے کی تقریب میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی زراعت کے میدان میں خدمات کو سراہا گیا۔ آج کل ڈاکٹر صاحب جماعت احمدیہ ایڈمنٹن کے سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری زراعت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک فرمائے۔ اور ان کی خدمات کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

دار القضا جماعت احمدیہ کینیڈا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دار القضاء جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے مندرجہ ذیل افراد کی منظوری فرمائی ہے۔

۱۔ مکرم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب	صدر قضاء بورڈ
۲۔ مکرم شیخ حمید اللہ صاحب	ناظم دار القضاء
۳۔ مکرم سید شمس الہدیٰ صاحب	رکن قضاء بورڈ۔ وان
۴۔ مکرم سید محمد احمد شاہ صاحب	رکن قضاء بورڈ۔ بریمپٹن
۵۔ مکرم چوہدری سعید احمد چٹھہ صاحب	رکن قضاء بورڈ۔ بریمپٹن
۶۔ مکرم منیر الحق شاہد صاحب	رکن قضاء بورڈ۔ میپل
۷۔ مکرم لئیق احمد خورشید صاحب	رکن قضاء بورڈ۔ ریکسڈیل

قاضی صاحبان دار القضاء

۱۔ مکرم شیخ حمید اللہ صاحب	رچمنڈ ہل
۲۔ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب	رچمنڈ ہل
۳۔ مکرم مشتاق احمد ارشد صاحب	پیس ویلج
۴۔ مکرم مشتاق احمد چوہدری صاحب	پیس ویلج
۵۔ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب	ویسٹن ساؤتھ
۶۔ مکرم محمود احمد منگلا صاحب	ویسٹن ساؤتھ
۷۔ مکرم عبد اللطیف شرما صاحب	وان
۸۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب	پیس ویلج
۹۔ مکرم ملک عبد الحمید صاحب	پیس ویلج
۱۰۔ مکرم ایاز احمد ایاز صاحب	مالٹن
۱۱۔ مکرم ظفر احمد پاشا صاحب	ویسٹن نارتھ
۱۲۔ مکرم رانا عبد الرب خان صاحب	ویسٹن نارتھ
۱۳۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب	ویسٹن ساؤتھ
۱۴۔ مکرم کمال الدین حبیب صاحب	آٹواہ
۱۵۔ مکرم اسامہ سعید صاحب	مانٹریال
۱۶۔ مکرم رحمت علی چوہدری صاحب	کیلگری
۱۹۔ مکرم مبارک علی طاہر صاحب	وینکوور

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو بہتر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں

حضرت صاحبزادی بی بی امتہ القدوس صاحبہ

صبحیں افسردہ ہیں شامیں ویران ہیں
گلیاں خاموش ہیں کوچے سنسان ہیں
دیکھتے دیکھتے رونقیں کیا ہوئیں
آج ربوہ کے سب لوگ حیران ہیں

ہر شجر، ہر حجر آج ہے سرنگوں
کتنی افسردگی کوہساروں پہ ہے
آج ہر دل ہے شق، آنکھ ہے خونچکاں
کس قدر بے کسی سوگواروں پہ ہے

چاندنی ماند ہے، چاند بھی ماند ہے
وہ چمک بھی ستاروں میں باقی نہیں
پھول توڑا ہے گلچیں نے وہ باغ سے
دلکشی اب بہاروں میں باقی نہیں

چل دیا آج وہ فخرِ عصرِ رواں
جس کی ہستی پہ اس دور کو ناز تھا
وہ کہ اپنے پرائے کا غمخوار تھا
وہ کہ اپنے پرائے کا دمساز تھا

وہ کہ مردہ دلوں میں جو دم پھونک کر
زندگی کے ترانے سناتا رہا!
جو سدا صبر کا درس دیتا رہا
جو مصائب میں بھی مسکراتا رہا

شفقتیں دشمنوں پہ بھی کرتا رہا
وہ محبت کا اک بحرِ ذخار تھا
ڈانٹتا بھی رہا تربیت کے لئے
اس کے غصے میں بھی لیک اک پیار تھا

وہ مرقع تھا علم اور عرفان کا!
اک فراست، ذہانت کا پیکر تھا وہ
معرفت کے خزانے تھے حاصل اسے
بحرِ روحانیت کا شناور تھا وہ

اس نے اپنی ذرا بھی تو پرواہ نہ کی
اس کے دل میں تو بس اک یہی تھی لگن
ہو خزاں کا تسلط نہ گلزار پر
لہلہاتا رہے دینِ حق کا چمن

وہ کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کے رویا کیا
کہ جماعت یہ دنیا میں پھولے پھلے
رحمتِ حق رہے اس پہ سایہ فگن
چشمۂ فیضِ حق اس میں جاری رہے

اہل دنیا کی حالت پہ کر کے نظر
وہ کہ اشکوں کے موتی پروتا رہا
وہ کہ سجدے میں گر کے بلکتا رہا
اور جہاں چین کی نیند سوتا رہا

شق ہو پتھر کا سینہ بھی سن کر جنہیں
صبر سے ایسی باتیں وہ سنتا رہا
خار دامن سے اس کے الجھتے رہے
وہ ہمارے لئے پھول چنتا رہا

اس کو اپنے پرائے ستاتے رہے
پر ہمیشہ وہ حق بات کہتا رہا
آنچ آنے نہ دی اس نے اسلام پر
اپنے سینے پہ ہر وار سہتا رہا

اپنے لطف و کرم اور اخلاق سے
وہ زمانے کو تسخیر کرتا رہا
اپنے خون جگر سے وہ اسلام کا
اک نیا دور تحریر کرتا رہا

دین احمد کی اس نے بقا کے لئے
مال اپنا دیا، اپنی جاں پیش کی
اپنی اولاد کو وقف اس نے کیا
اپنے افعال ، اپنی زباں پیش کی

تشنگی کی یہ حالت رہی ، عمر بھر
وہ شراب محبت ہی پیتا رہا
اس کی ہر سانس تھی بس خدا کے لئے
وہ محمدؐ کی خاطر ہی جیتا رہا

خدمتیں دین کی بھی وہ کرتا رہا
ہجر کی تلخیاں بھی وہ سہتا رہا
لے کے آخر میں نذرانۂ جان و دل
سوئے کوئے نگاراں روانہ ہوا

اس کے دم سے اجالا تھا چاروں طرف
وہ گیا تو یہاں تیرگی چھا گئی
چاند روشن ہے اب بھی افق پہ مگر
"میرے سورج کو کس کی نظر کھا گئی"

سانحہ ارتحال

انتہائی افسوس کے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ ۲۰ فروری ۲۰۰۵ءکو لاہور میں ۷۳ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ نے ان کی نماز جنازہ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھائی۔موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔قبر تیار ہونے کے بعد مکرم راجہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کی اہلیہ،سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید عالم مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم، خالد احمدیت کی صاحبزادی تھیں۔آپ محترمہ امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا اور مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لندن کی ہمشیرہ تھیں۔مرحومہ نے اپنے گیارہ بچوں کی بہت اعلیٰ رنگ میں اور بڑی ہمت کے ساتھ تربیت کی جس کی وجہ سے ان میں نو بچے سپیشلسٹ ڈاکٹر ایک سپیشلسٹ انجنیر اور ایک کمپیوٹر سپیشلسٹ ہیں۔خدا تعالیٰ کے فضل سے سب بچے دینی خدمات میں حصہ لیتے ہیں۔

مقامی طور پر یہاں مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب، مشنری نیویارک امریکہ نے ۲۵ فروری ۲۰۰۵ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ادارہ اس سانحہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے سابقہ صدر محترمہ امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ اور ان کے تمام عزیز و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین

بقیہ از صفحہ ۲۳۔ دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا۔

اس موضوع پر امسال مزید تحقیق اور چھان بین کی جائے گی اور اگلے سال دوسری قسط ہدیہ قارئین کی جائے گی۔انشاء اللہ۔اس تحقیقی کام میں درجہ ممہدہ کے حسب ذیل طلبہ نے حصہ لیا۔ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عدنان احمد، عطاء المنان، اعظم اکرم، عظمت ایاز زبیری، بلال احمد بھٹی، امتیاز احمد سرا، مطیع اللہ جوئیہ، محمد داؤد خالد، نوید احمد منگلا، محمد نعمان رانا، سلمان طارق، احمد سلمان خورشید، عمیر محمود چوہدری، عثمان شاہد، ذوالفقار علی، طارق ہارون ملک، عطاء المحسن، طٰہٰ انور سدید، زاہد عابد، حامد ملک، فرحان اقبال، عطاء المنعم ملک، عطاء الواسع بھٹی، نوید احمد خالد، شکور احمد۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والوں کے لئے ایک کھلی نشانی ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دینِ اسلام ہی سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی کامل صحت کے کامل درجہ پر، اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا، اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف سیّدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکم ہوں۔''

(اربعین ۱۔ روحانی خزائن، جلد ۱۷، صفحہ ۳۴۵)

۱۳۔ موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

''تُفْتَحُ عَلٰی یَدِہِ الْخَزَائِنُ''

(تذکرہ۔ صفحہ ۳۷۳)

اس کے ہاتھ پر خزانے کھولے جائیں گے۔

''تیرے لئے میرا نام چمکا''

(تذکرہ۔ صفحہ ۶۵۳)

''تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا''

(تذکرہ۔ صفحہ ۷۰۶)

''وَاللّٰہِ اِنِّی غَالِبٌ وَ سَیَظْھَرُ شَوْکَتِی''

(تذکرہ۔ صفحہ ۷۱۳)

بخدا میں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائے گی۔

۱۴۔ موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

وہ اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

''اَمْرَاضُ النَّاسِ وَ بَرَکَاتُہٗ''

(تذکرہ۔ صفحہ ۹۶، ۹۷)

اس کی تشریح میں فرمایا:

''لوگوں کی بیماریاں اور خدا کی برکتیں۔ یعنی مبارک کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ اس سے لوگوں کی روحانی بیماریاں دور ہوں گی۔ اور جن کے نفس سعید ہیں، وہ میری باتوں سے رُشد اور ہدایت پا جائیں گے۔ اور ایسا ہی جسمانی بیماریاں اور تکالیف جن میں تقدیر مبرم نہیں۔''

(تذکرہ۔ صفحہ ۹۷)

فرمایا۔

''مرہمِ عیسیٰ ؑ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا
میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک و دیار''

۱۵۔ موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

وہ کلمۃ اللہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری اسے کلمہ تمجید کے ساتھ بھیجے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

''تو کلمۃ الازل ہے۔ پس تو مٹایا نہیں جائے گا ... میرا لُوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ میں تجھے عزّت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔''

(تذکرہ۔ صفحہ ۳۱۱)

۱۶۔ موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

''سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ۔ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ۔ ذُوْ عَقْلٍ مَتِیْنٍ۔ ... اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ۔''

(تذکرہ۔ صفحہ ۱۰۵)

تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم! تو آج ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ اور امانت دار اور قوی العقل ہے۔ ... کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا؟

۱۷۔ موعود بیٹے کی موعودہ علامت: وہ دِل کا حلیم ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

''تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْ عَلَیْھِمْ''

(تذکرہ۔ صفحہ ۶۵۶)

لوگوں کے ساتھ لطف اور مدارات سے پیش آ۔

''یَا دَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّ اِحْسَانًا''

(تذکرہ۔ صفحہ ۱۰۵)

اے داؤد! خلق خدا کے ساتھ رفق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔

۱۸۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

وہ عُلومِ ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

''روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ''

(تذکرہ۔صفحہ ۶۵۳)

پس آج تیری نگاہ تیز ہے۔

۱۹۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

وہ مظہر الحق و العُلاء ہو گا۔ کانّ اللہ نزّل من السّماء۔(بلندی اور غلبہ کا مظہر۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا ہے۔)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

''مظہر الحق و العُلاء ۔ کانّ اللہ نزّل من السّماء''

(تذکرہ۔صفحہ ۳۹۰،و۷۱۵)

''خدا قادیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق''

(تذکرہ۔صفحہ ۴۳۶)

فرمایا ؎

آخر کو وہ خدا جو رحیم و قدیر ہے
جو عالم القلوب و علیم و خبیر ہے
اترا مری مدد کے لئے عہد کر کے یاد
پس رہ گئے وہ سارے سیہ رُوی و نامراد

۲۰۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

اس کا آنا بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

''اُرِیْکَ بَرَکَاتٍ مِنْ کُلِّ طَرَفٍ''

(تذکرہ۔صفحہ ۴۵۳)

میں ہر ایک جانب سے تجھے اپنی برکتیں دکھلاؤں گا۔

''میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔''

(تذکرہ۔صفحہ ۵۳۶)

۲۱۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

وہ نُور ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

''اے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا، پس تم منکر مت بنو۔''

(تذکرہ۔صفحہ ۳۱۱)

''تو جہان کا نور ہے۔''

(تذکرہ۔صفحہ ۳۱۱)

''اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہوں۔''

(مسیح ہندوستان میں۔روحانی خزائن، جلد ۱۵، صفحہ ۱۳)

؎

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

۲۲۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

اس کو خدا اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

''عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔اَرٰی رِضْوَانَہٗ۔''

(تذکرہ۔صفحہ ۵۵۱)

قادر خدا کا بندہ۔ اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوا۔ میں اس کی رضا دیکھتا ہوں۔

''تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِّنْکَ''

(الوصیت۔روحانی خزائن، جلد ۲۰، صفحہ ۳۰۱)

تو اس حالت میں فوت ہوگا جو میں تجھ سے راضی ہوں گا۔

۲۳۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

اس میں خدا اپنی رُوح ڈالے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

''نَفَخْتُ فِیْکَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ''

(تذکرہ۔صفحہ ۳۶۱)

میں نے اپنے پاس سے سچائی کی روح تجھ میں پھونکی۔

۲۴۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

''یَحْمَدُکَ اللّٰہُ مِنْ عَرْشِہٖ''

(تذکرہ۔صفحہ ۵۲۴)

اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔

؎

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیرخوار

۲۵۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

وہ جلد جلد بڑھے گا۔

حضرت مسیح موعودعلیہ لصلوٰۃ والسلام:

؎

’’آمد تھی ان کی یا کہ خدا کا نزول تھا
صدیوں کا کام تھوڑے سے عرصہ میں کر گئے‘‘

(کلامِ محمود)

۲۶۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔

حضرت مسیح موعودعلیہ لصلوٰۃ والسلام:

’’رہا گوسفندانِ عالی جناب‘‘

(تذکرہ۔صفحہ ۱۵۷)

عالی جناب کی بھیڑیں رہا ہیں۔

۲۷۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔

حضرت مسیح موعودعلیہ لصلوٰۃ والسلام:

’’وَ اَوْحیٰ اِلَیَّ رَبِّی وَ وَعَدَنِی اَنَّہٗ سَیَنْصُرُنِی حَتّٰی یَبْلُغَ اَمْرِیْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَھَا‘‘

(تذکرہ۔صفحہ ۳۱۲)

میرے ربّ نے مجھے وحی کی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا یہاں تک کہ میرا کلام مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گا۔

’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔‘‘

(تذکرہ۔صفحہ ۳۱۲)

۲۸۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

حضرت مسیح موعودعلیہ لصلوٰۃ والسلام:

’’میں تجھے برکت دوں گا، اور بہت برکت دوں گا۔ یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔‘‘

(تذکرہ۔صفحہ ۳۱۱)

’’ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔‘‘

(تجلّیاتِ الٰہیہ۔روحانی خزائن، جلد ۲۰، صفحہ ۴۰۹)

۲۹۔موعود بیٹے کی موعودہ علامت:

یہ سب کچھ ہو چکے گا۔تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔

حضرت مسیح موعودعلیہ لصلوٰۃ والسلام:

’’یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا اور پھر تیرا انتقال ہوگا۔‘‘

(تذکرہ۔صفحہ ۳۱۱)

’’میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔‘‘

(تذکرہ۔صفحہ ۳۶۳)

ان مشابہتوں کے آئینہ میں حضرت مصلحِ موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ذات میں حضرت مسیحِ موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام دکھائی دیتے ہیں۔اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ عظیم المرتبت موعود بیٹا اپنی صفات اور اپنے خداداد کمالات میں اپنے عالی مرتبہ باپ، حضرت مسیحِ موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے جامع رنگ رکھتا تھا اور وہ اسی کی خُو بُو کے ساتھ اُسی کے قدم پر اور اسی کے مشن کی تکمیل کے لئے ظاہر ہوا تھا۔

اس مضمون کی ایک اور بات

طلبہ (درجہ ممہدہ ۲۰۰۳ء و ۲۰۰۴ء) جامعہ احمدیہ کینیڈا کو تحقیقی کام میں مہارت پیدا کرنے کے لئے خاکسار نے انہیں گزشتہ سال ماہِ اپریل میں ’’پیشگوئی مصلحِ موعود‘‘ کے اس مذکورہ بالا پہلو پر کام شروع کروایا تھا۔ان میں سے ہر طالب علم کو اس پیشگوئی کی ایک ایک شِق دی تھی کہ وہ اس کے مطابق حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام اور حضرت مصلحِ موعود رضی اللہ عنہٗ کی سیرت اور کاموں میں سے مشابہت رکھنے والا مواد تلاش کرے یہ طلبہ چونکہ جامعہ کی زندگی میں بالکل نوآموز تھے اس لئے ان کی رسائی محدود اور دسترس بالکل ابتدائی حیثیت رکھتی تھی۔ان میں سے بعض باوجود محنت کے صحیح مواد تک نہ پہنچ سکے اور بعض اردو کتب کو پڑھنے کی صلاحیت نہ رکھنے کے باعث کچھ تلاش کرنے سے معذور تھے۔لیکن انہوں نے اپنی اپنی بساط کے مطابق کچھ نہ کچھ مواد جمع ضرور کیا۔اس مضمون پر جو مواد بھی جمع ہوا ہے، ایک دلچسپ اور ایمان افروز مطالعہ ہے۔لیکن یہ کام ابھی مکمل نہیں ہوا۔ابھی کچھ کام باقی ہے۔جو کام اب تک ہو سکا ہے وہ پیش خدمت ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۵)

برفانی ہوائیں اور نمازعیدالاضحیٰ

21 جنوری 2005ء ٹورنٹو کے موسم سرما کا سرد ترین دِن درجہ حرارت نقطہ انجماد سے 22 درجے کم اور برفانی ہواؤں کے ساتھ تو 40 درجے کم ریڈیو ٹیلی ویژن اور اخبارات سے بار بار سردی سے بچنے کی تلقین۔گرم کپڑوں کے بارے میں ہدایات موٹر کاروں کے بارہ میں مشورے، بچوں کے بارے میں نصیحتیں فراسٹ بائٹ (Frost Bite) کے خطرے سب اپنی جگہ لیکن عیدالاضحیٰ کی نماز تو آج ہی پڑھی جانی ہے۔نماز سے پہلے رات بھر وقارعمل تو ہونا ہی ہے اور یخ بستہ ہواؤں میں پارکنگ کی ڈیوٹیاں بھی اداکرنی ہی ہیں اور ماؤں نے اپنے پھول سے بچوں کو دھنک رنگ کپڑوں میں سجابنا کر عیدگاہ تولے کر جانا ہی ہے یہ روایتیں تو کسی موسم کی بھینٹ نہیں چڑھائی جاسکتیں اور جماعت احمدیہ کے ماحول میں تو یہ بعید از قیاس بات ہے۔لہذا ساڑھے دس بجے کے مقررہ وقت سے بہت پہلے ایئر پورٹ روڈ پرواقع انٹرنیشنل سنٹر کے ہال نمبر4 میں تمام انتظامات طے شدہ پروگرام کے مطابق انجام دئے جارہے تھے۔احباب تکبیرات کاورد کررہے تھے اور سامنے آویزاں بڑی سکرین پر حضورانور کا بیت الفتوح لندن میں فرمودہ خطبہ عیدالاضحیٰ دیکھا اور سُنا جارہا تھا۔ساڑھے دس بجے مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیرومشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کی معیت میں لگ بھگ آٹھ ہزار مردوزن نے نمازعیدالاضحیٰ ادا کی۔الحمدللہ۔

خطبہ عیدالاضحیٰ

نمازعید کے بعد تقریباً پونے گیارہ بجے مکرم امیر صاحب نے خطبہ عیدالاضحیٰ ارشادفرمایا۔خطبہ کا آغاز آپ نے سورہ البقرۃ کی آیات 128۔129 کی تلاوت سے کیا اور تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ساری دنیا میں کروڑوں مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام اوراُن کے خاندان کی عظیم الشان قربانیوں کی تاریخ دہرارہے ہیں۔آج ہزاروں سال بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا وہ تمام قربانیاں ضائع ہوگئیں کیا وہ دعائیں جو کعبہ کی دیواریں اُٹھاتے وقت اُس عظیم باپ اور اُس کے عظیم بیٹے نے کی تھیں، شیریں ثمرات ادانہیں کررہیں۔آپ نے فرمایا کہ ان آیات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دُوررس انسان تھے،اُن حالات پرغور کریں جب دومرد ایک ہزار سال پہلے بغیر کسی مادی وسائل کے بے سروسامانی کی حالت میں اللہ کے گھر کی بنیادیں رکھ رہے تھے جو بعد میں تمام دنیا کے لئے عبادت کا مرکز بن گیا اُس وقت اُن کا فکر اور دعائیں یہ تھیں کہ اُن کی قربانیاں کو قبولیت کا شرف حاصل ہو اور ہزاروں سال بعد جو میری اُمت آنے والی ہے اُنہیں بھی اپنا فرمانبردار بنائے۔آج اُن کی قربانیاں دنیا بھر میں جگمگارہی ہیں۔اُس وقت اُن کی دعائیں یہ تھیں کہ اے ہمارے رب ہمیں مناسک بتا،ہمیں عبادت کے طریق سکھا،ہمیں قربانی کی جگہ بتا،آج بھی لاکھوں مسلمان قربانی کے لئے تیار ہیں۔لیکن نظام کا فقدان ہے،امانت میں خیانت ہورہی ہے کسی سمجھ میں نہیں آرہا کہ کہاں جائیں۔لیکن خداتعالیٰ کے فضل سے آج خلافت احمدیہ کے جھنڈے تلے جماعت احمدیہ کینیڈا بھی اُن قربانیوں کی توفیق پارہی ہے۔آج خلافت کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر ہزاروں سال پرانی کہانیاں ہر گھر میں زندہ ہورہی ہیں اور حضرت محمد ﷺ اور حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانیوں کی یادتازہ ہورہی ہے اِس خطاب کے بعد آپ نے وینکور،کیلگری اور برامپٹن مساجد کے علاوہ مقبرہ موصیان کے منصوبوں کی تفصیلات بیان کیں،اُن کی تعمیر پر آنے والی لاگت کے تخمینے اور وعدہ جات کی تعداد اور مزید وعدہ جات کی ضرورت کے بارہ میں بتایا۔آپ نے فرمایا کہ یہ قربانیاں بڑی شان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں کی یادکوتازہ کررہی ہیں اور ہمیں اِن پر فخر ہے۔پھر آپ نے فرمایا کہ میری خواہش اور دعا ہوگی کہ جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر جب حضورانور یہاں تشریف لائیں تو اِن مساجد کا سنگ بنیاد رکھتے وقت والہانہ انداز میں اُس پرانی تاریخ کوزندہ کریں جس کی مثال سوائے صحابہ کرام کے کہیں نظر نہیں آتی اور دنیا دیکھ لے کہ ہم اپنی عیدوں پر محض قصہ بیان کرکے گھروں کو نہیں چلے جاتے۔

آخر میں آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کے حوالہ کو کینیڈا میں بڑھتے ہوئے عائلی مسائل کے حل کے طور پر پیش کیا اور جماعت کو ہدایت کی کہ ایثار اور قربانی کو اپنائیں اور احمدی گھرانوں کو نمونہ کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کریں۔آپ نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور غیرمعمولی جذبہ ہمارے اندر پیدا کرے تا ہم قربانیوں کے وہی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔آمین

اجتماعی دعا: ساڑھے گیارہ بجے خطبہ ثانیہ کے بعد مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی لیکن دعا سے پہلے آپ نے حضورانور کی صحت وسلامتی اور کامیابی کے لئے دعا کی تحریک کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو کچھ عرصہ سے علیل ہیں اُن کی مکمل صحت یابی کے لئے بھی دعا کی درخواست کی اس کے علاوہ آپ نے مکرم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب، لاہور کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست کی۔ (رپورٹ نمائندہ خصوصی: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب)

دعائے مغفرت

☆ مکرم شکیل احمد صدیقی صاحب برکینا فاسو میں یکم فروری ۲۰۰۵ء کو ۲۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مربی سلسلہ برکینا فاسو تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کا نماز جنازہ پڑھایا اور آپ کو شہید قرار دیا۔ مرحوم مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب جو ایم ٹی اے میں خبریں پڑھتے ہیں اُن کے بھائی تھے۔ مرحوم کی بیوہ مکرم بشارت احمد صاحب صدر جماعت ڈرہم کی بھانجی تھیں مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بچی یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم پیر محمد عالم صاحب یو۔کے میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم جماعت احمدیہ لندن یو۔کے میں مختلف فرائض انجام دیتے رہے اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں انگلش سیکشن میں بھی میں خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم محترمہ زاہدہ انصاری صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب، صدر قضاء کینیڈا کے بورڈ کے ماموں تھے۔

☆ مکرم میجر غفور احمد شرما صاحب لاہور میں ۹ فروری ۲۰۰۵ء کو وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم وان کی محترمہ فوزیہ شرما صاحبہ کے بھائی اور مکرم ممتاز حکیم صاحب کی بھتیجی اور نیو کینیڈا کے ایڈیٹر مکرم سید حسنات احمد صاحب کی بھانجی کے شوہر تھے اور ربوہ میں دفن ہوئے۔

☆ مکرم خلیل احمد صاحب ۲۳ جنوری ۲۰۰۵ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ لاہور میں دفن ہوئے۔ مرحوم محترمہ روبینہ سعید صاحبہ، پیس ویلیج کے والد تھے۔

☆ محترمہ بلقیس جہان صاحبہ ۲۹ جنوری ۲۰۰۵ء کو کراچی میں ۸۱ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مولوی عبدالواحد خان میرٹھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گذار اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ مکرم نسیم احمد خان صاحب رضا کار احمدیہ بک ڈپو، مشن ہاؤس کی بڑی بہن تھیں۔

☆ مکرم سعید احمد خان صاحب ۶ رفروری ۲۰۰۵ء کو کیلیفورنیا، امریکہ میں ۸۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور محترمہ طاہرہ خورشید صاحبہ، ویسٹن ساؤتھ کے والد تھے۔ واہ کینٹ کے امیر بھی رہے۔

☆ گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مکرم محمد اکرام خالد صاحب ۹ فروری ۲۰۰۵ء کو اسلام آباد میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم ارشد ملک صاحب اور مکرم اقبال ملک صاحب، ویسٹن نارتھ کے بھائی تھے۔

☆ مکرم ملک عبدالقدیر صاحب ۲۱ جنوری ۲۰۰۵ء کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم پیس ویلیج کے مکرم عبدالہادی صاحب کے والد تھے اور مکرم ملک خالد محمود صاحب اور مکرم ملک حمید الحق صاحب اور مکرم عطاالحق ملک صاحب کے برادر نسبتی تھے۔

☆ مکرم نواب خان مانگٹ صاحب ۹ فروری ۲۰۰۵ء کو وفات پا گئے۔ اناللہ و اناالیہ راجعون۔ مرحوم محمد ارشد مانگٹ، پیس ویلیج کے تایا تھے۔

مکرم امیر صاحب نے ۱۱ رفروری کو نماز جمعہ کے بعد ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی

☆ مکرم سید بشیر احمد جلیل صاحب ۱۶ فروری ۲۰۰۵ء میں کراچی میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم مکرم حکیم خلیل احمد مونگھیری کے صاحبزادے تھے۔ محترمہ صوفیہ تنویر صاحبہ، نارتھ یارک، محترمہ سارہ اسماعیل صاحبہ، ایڈمنٹن کے والد اور محترمہ نزہت آرا حفیظ صاحبہ، نارتھ یارک کے بھائی تھے۔

☆ مکرم چوہدری صادق علی صاحب ۶ فروری ۲۰۰۵ء کو اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اسلام آباد میں دفن ہوئے۔ مرحوم مکرم تحسین صادق صاحب، مسس ساگا کے والد تھے۔

☆ مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) عیسیٰ خان صاحب ۱۵ فروری ۲۰۰۵ء کو لاہور میں تقریباً اسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پیس ویلیج کے مکرم عبدالقیوم ڈار صاحب اور مکرم عرفان خالد بھٹی صاحب کے ہم زلف تھے۔

☆ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ ۱۴ فروری ۲۰۰۵ء کو ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پیس ویلیج کے مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب اور مکرم خالد جاوید چیمہ صاحب کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم چوہدری نذیر احمد بسرا صاحب ۲۳ فروری ۲۰۰۵ء کو سیالکوٹ میں ۸۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صدر جماعت اور سیکرٹری مال تھے اور مکرم اعجاز احمد بسرا صاحب، ویسٹن ساؤتھ کے والد تھے۔

☆ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ ۱۶ فروری ۲۰۰۵ء کو ۸۵ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ محترمہ راشدہ بیگم صاحبہ، نارتھ یارک کی والدہ تھیں۔

مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب مشنری نیویارک نے ۲۵ فروری ۲۰۰۵ء کو نماز جمعہ کے بعد مذکورہ مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔